جناب سخاوت مرزا

قسط ۲

جامعہ عثمانیہ کا ایک نادر مخطوطہ

قوامُ العقائد

ملفوظات
حضرت شیخ نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہٗ

اضعف العباد محمد جمال قوام ،
نبیرۂ شمس العارفین بر ضمیر منیر عالمیان
و خاطر حضر جہانیاں روشن می گرداند کہ
بتاریخ غرۂ ماہ محرم سنہ خمس و خمسین و سبع مائۃ
بعضے اصحاب و افراتحاد و احباب صافی اعتقاد
و سالکان راہ دین و طالبان صادق یقین
در مجلس بابرکت خداوند جد بزرگوار این ضعیف الخ
(آنحضرت نے (سینہ سے سینہ ملا) خواب میں)
فرمود السلام علیک یا ملک الفقراء
والمساکین۔ خواجہ ابوبکر مصلی دار خدمت
شیخ گفت شخصے نماز جنازہ خواند استاد
شیخ گفت کہ نماز جنازہ بخواں من تجہیز و
تکفین کردہ بودم۔ خواب کہ بر براق سوار
(بسبب نظام الدین کی وجہ تسمیہ)
شخصے آید و بر (لفظ) نظام الدین"

سب سے کمترین بندہ راقم محمد جمال قوام ،
شمس العارفین کا یہ نبیرہ دنیا والوں کے روشن دل
اور دنیا جہاں پر یہ واضح کرتا ہے کہ یکم محرم ۷۵۵ھ
میں بعض احباب نے جو مجھ سے بے حد متفق تھے
اور ان صاف اعتقاد احباب اور سالکان دین اسلام
اور سچے طلاب اہل یقین کو کمترین کے جد امجد کی
مجلس بابرکت میں بالمواجہہ خواب میں اس فقیر کو
اس طرح مخاطب فرمایا: "السلام علیک یا ملک
الفقراء والمساکین۔" خواجہ ابوبکر مصلے بردار
نے حضرت شیخ کی خدمت میں عرض کیا کہ کوئی شخص
نماز جنازہ پڑھے۔ شیخ کے استاد نے کہا کہ نماز جنازہ
پڑھ لو میں نے تجہیز و تکفین کی تکمیل کر دی ہے۔ خواب
میں دیکھا کہ ایک براق سوار آیا ہے اور کہا کہ حضرت

آواز کرد۔

روایات

حسام الدین ملتانی، جمال الدین خادم، قاضی محی الدین کاشانی بنہایت بزرگ شخص بود۔ مولانا فخر الدین مروزی از علما معتبر شہر، مولانا برہان الدین حجت ملتانی استاد علما شہر بود۔ ماہر علم حدیث، مولانا بدر الدین تونکہ؟

حکایت

مولانا ظہیر الدین کوتوال مندہ در مضافات ملتان شکار ہرن؟

حکایت

مولانا شرف الدین جتمنکل دانشمند کمال علم داشت و امام خواہرزادہ سلطان علاؤ الدین بود۔ قاضی جلال الدین سیاحے کہ یکے از صاحبان صدر شہر بود در ایام تعلیم باشیخ سابقہ معرفت داشت

نظام الدین کے لفظ سے آواز بلند کی۔

روایات

حسام الدین ملتانی، جمال الدین خادم قاضی محی الدین کاشانی نہایت بزرگ اشخاص تھے۔ مولانا فخر الدین مروزی شہر کے معتبر علماء سے تھے اور مولانا برہان الدین حجت ملتانی علماء شہر کے استاد اور مولانا بدر الدین تونکہ ماہر علم حدیث تھے۔

حکایت

مولانا ظہیر الدین کوتوال مندہ (مضافات ملتان) شکار ہرن؟

حکایت

اشرف الدین جتمنکل، دانشمند کو علم و فضل میں کمال حاصل تھا اور سلطان علاؤ الدین کے خواہرزادہ کے امام تھے۔ قاضی جلال الدین سیاح شہر کے بڑے لوگوں میں سے تھے جن کو تعلیم کے زمانہ ہی سے شیخ سے تعارف حاصل تھا۔

جب دیوگیر کا واقعہ پیش آیا تو قاضی صاحب کو زحمت دی گئی اور دیوگیر (دولت آباد) آنا پڑا اور وہیں جاگزیں ہوگئے۔ اس ناچیز کے جد امجد نے فرمایا کہ میں اس زمانہ میں سکر میں تھا کچھ دنوں بعد دیوگیر چلا آیا اور ملاقات کے لیے قاضی صاحب کے دولت خانہ پر حاضر ہوا۔

باب ۳ علماء و مشائخ۔ صحبت شیخ المشائخ؟

حکایت (روایت) ۱۲

مولانا شمس الدین دامغانی خلیفہ بہاؤ الدین سے اس کے بعد شیخ صدرالدین کی خدمت میں آمد و رفت رہی اور محفل سماع میں بھی ان کو آپ نے بلوایا۔

مولانا دمشقی جو شیخ الاسلام بہاء الدین کے مریدوں میں سے تھے اور سن رسیدہ تھے بہت نعمت حاصل کی۔ جو شہر کے سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔

حکایت (روایت)

مولانا فخرالدین ہانسوی استاد شہر اور متقی اور شیخ وقت تھے۔ اُن کے والد ماجد شیخ بہاؤالدین کے مرید تھے۔

حکایت

مولانا علاؤالدین قاضی جہائن سخت مردے بزرگ بود دانشمند۔ جہائن کی قضاءت علاؤالدین نے دی تھی۔ مُرید شیخ زکریا۔ اور شیخ صدرالدین سے فیض ایک امیر کبیر سُلطان علاؤالدین کا دعویٰ پیش ہوا آپ نے حکم شرعی کے لحاظ سے قتل کا حکم دیا، قتل ہوگیا جب سلطان نے سنا تو کہا کہ میں نے ایسا حکم کب دیا تھا کہ ایسے امیر کو بغیر میرے حکم کے قتل کردیا جائے۔ قاضی صاحب کو طوق و زنجیر پہنائی گئی اور اسی طرح لے گئے۔ دہلی ایک منزل تھی تو نگہبان سے کہا کہ تم اتنا کرو کہ پہلے مجھے شیخ نظام الدین کے پاس لے چلو۔ قاضی بڑے بزرگ تھے، اس نے کہنا سُن لیا۔ شیخ کی خدمت میں لے گئے۔ فرمایا کہ یہ کیا حالت ہے؟ کہا کہ حکم شرعی کی تعمیل کی ہے تو فرمایا کہ جاؤ خاطر جمع رکھو۔ لیکن سوال کا جواب نہ دینا اور کہنا کہ سہو ہوگیا۔ سلطان نے معافی دے دی۔ اور خلعت عطا کی۔

حکایت

مولانا حمیدالدین بنبانی، شہر استاد آپ کے مرید شیخ صدرالدین مؤلف شرح ہدایہ تھے، جس کو بغداد، بخارا اور خراسان وغیرہ کے علماء نے پسند کیا۔

حکایت

مولانا بدرالدین بیٹھکوری؟ ساکن کرہ، مرد دانشمند جو شہر کے جگت استاد مشہور

تھے۔ حج کے لیے جاتے وقت آپ سے ملے تھے۔

خواجہ عثمان سیاح آپ کے خلیفہ شیخ رکن الدین کے مرید تھے۔ دہلی سے ملتان گئے۔ معاصر سلطان قطب الدین۔ فرمایا کہ میں یہیں رہ جاتا ہوں تو کہا کہ اس کی ضرورت نہیں۔ تم وہیں سکونت پذیر رہو۔ چونکہ حضرت شیخ نظام الدین وہاں موجود ہیں۔ سماع میں اپنا گاؤں نذر کردیا۔ آپ کے سلطان غیاث الدین معاصر تھے۔

حکایت

خواجہ موسیٰ دیوگیری نے چاہا کہ آپ رکن الدین کے پاس رہ جائیں تو آپ نے وہی جواب دیا جو حضرت عثمان سیاح کو دیا تھا۔ داڑھی سے جھاڑو دلوائی ... دستار اتار دی، اور جاروب کشی کرنے لگے۔ آپ نے تبسم فرمایا۔ پھر واپس ہوگئے۔

حکایت

فخرالدین زاہد کمال ریاضت اور خرق عادت سے متصف تھے۔ شیخ نظام الدین انیٹھی بڑے شیخ تھے۔

مولانا علم الدین نبیرۂ شیخ بہاؤالدین زکریاؒ سے آپ کو بے حد محبت تھی۔

حکایت

مولانا یوسف جو شیخ [illegible] الدین کے خدمت گاروں میں سے تھے۔ بارہ سال آپ کی صحبت میں رہے۔ بڑے مرتاض تھے۔

شیخ رکن الدین نے حضرت محبوب الٰہیؒ کو گھوڑے تحفۃً مولانا یوسف کے ذریعے بھیجے تھے۔

حکایت

مولانا تقی الدین لکھنوتی بڑے بزرگ تھے۔ ہندوستان میں آپ کی خرق عادات مشہور تھیں۔ آپ سے باہمی مکتوبات کا سلسلہ جاری تھا۔

حکایت

شیخ ماہن بوندی بڑے بزرگ تھے۔ شیخ سے التجا کرنے کسی آدمی کو بھجوایا کہ کچھ نہ کچھ تحفہ بھیج دیں۔

حکایت شیخ حومل؛

حکایت جد مؤلف

ان کے جد حج سے واپسی پر کھنبایت گئے تھے وہاں خواجہ عمر سے دریافت فرمایا تو کہا کہ جو مہم ہوگی بر آئے گی۔

ایک روز شیخ (محبوب الٰہیؒ) کے پاس گیا تو ایک زنار دار کامل تو تھا مگر آپ کو دیکھا تو بے تاب ہو گیا۔ آپ کا نام اور مقام پوچھا اور استدعا کی کہ مجھے پہنچادو تو فرمایا کہ ہر ہفتہ تم کہاں غائب ہو جاتے ہو۔ غرض ایک روز پہنچ گیا اور مراقبہ کیا کہ شیخ کی حالت وکیفیت معلوم کرے مگر کچھ نہ معلوم ہو سکا۔

حکایت

سلطان علاؤ الدین نے کہا کہ کوئی غلام ولایت کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

قتلغ خواجہ نے بھی یہی کہا کہ ہندوستان گھوڑے مت بھیجو مگر ایک شخص بہانے سے گھوڑے خرید کر لے گیا اور قتلغ خواجہ کے پاس جانے کی نیت کی کہ اگر بچ جاؤں تو توبہ کرلوں، شیخ دستگیری فرمائیں۔ جب اُس کو بادشاہ کے پاس لے گئے تو بادشاہ نے پوچھا کہ تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے تو عرض کی کہ میں غیاث پور کا ہوں اور شیخ (محبوب الٰہیؒ) کے خدمت گاروں سے ہوں۔ جب اس نے نام سنا تو اپنا سر نیچے کرلیا اور کہا کہ یہ ایسے شخص ہستی کا نام ہے کہ ان پر میرا کوئی مقدور نہیں سکتا، سوائے رحم کے۔ کیوں کہ جنگ کیلی؟ پر اس بزرگ نے تین بار مجھ پر عصا پھینکا تھا سوائے لشکر کے۔ سلطان علاؤ الدین مجھ پر لشکر کے باوجود غالب نہ آسکا۔ اُس کو خلعت عطا فرمائی اور ایک سیب اُس کو سوائے اُن گھوڑوں کے جو اُس نے نذر دیئے تھے۔